نقش آغاز    راشد الحق سمیع حقانی

# دنیا پر امریکی تسلط کا خواب اور عروج وزوال کا ابدی قانون

امریکی مظالم اور دہشت گردی سے نہ صرف عالم اسلام بلکہ ان دنوں کرہ ارض کا چپہ چپہ سوزاں و پریشاں ہے امریکہ نے تمام اخلاقی اور انسانی حدود کو پامال کر کے بزعمِ خود کبریائی کا اعلان کر دیا ہے اور دنیا بھر کی اقوام وملل کو طاقت و جبر کے ڈنڈے سے ہانک رہا ہے اور اس نے بھی انا ربکم الاعلیٰ کا جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے۔ اسی لئے کسی کے نیست و نابود ہونے کے فرمان جاری ہو رہے ہیں تو کسی کو پتھر کے زمانے میں پھینکنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں تو کسی سے زندہ اور آزاد رہنے کا حق چھینا جا رہا ہے اور کسی پر اقتصادی پابندیاں لاگو کر رہا ہے تو کسی پر فوجی۔ آج موجودہ بدقسمت عہد میں صرف ایک امریکی قوم کے مفادات و سیاست اور خواہشات کے لئے اقوام عالم کے نظامہائے مختلفہ مذاہب اور ملکی دساتیر و قوانین اور اصولوں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ ظھر الفساد فی البر و البحر (الآیۃ)

عالمی استعماری قوت امریکہ آج افراد، اقوام، اداروں اور ملکوں کا وقار و ناموس اور انسانی و اخلاقی اقدار کو نیلام کر رہا ہے اور ساری دنیا اس کے پنجۂ استبداد میں مقید ہے۔ طاقت کا اندھا قانون شرافت اور انسانیت کو کچلتا ہوا بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ شرق و غرب اور دنیا کے تمام اطراف و اکناف بے حس ہو چکے ہیں اور خصوصاً عالم اسلام تو مٹی کا ایک ڈھیر بن چکا ہے جسے امریکہ سمیت ہر کوئی آسانی کے ساتھ ٹھوکروں سے روند رہا ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اگر ماضی میں عالم اسلام کے لئے کبھی فتنہ تاتار امتحان تھا، تو عصرِ حاضر میں امریکہ مسلمانانِ عالم کے وبال جان اور دوسرا فتنۂ تاتار بن چکا ہے۔ آج اس کے قہر و غضب اور مشق ستم کا خصوصی نشانہ اسلام اور مسلمان ہیں۔ جسے یہ حرفِ غلط کی طرح مٹانا چاہتا ہے۔ یوں تو اس کی اسلام دشمنی کی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن ابھی حال ہی میں سرزمین افغانستان پر جو قیامت ڈھائی گئی ہے اس کی شدت اور درندگی کے نشانات بھی تا قیامت باقی رہیں گے۔ افغانستان کے ہڑپ کئے جانے کے بعد پاکستان بھی بغیر کسی مزاحمت و انکار کے اس کی استعماری کالونی بن چکا ہے۔ ایران و عراق، صومالیہ اور فلپائنی مسلمانوں کو بھی شکار کرنے کے لئے تانہ بانہ بن چکا ہے اور اب صرف انہیں خاکستر کرنے کے لئے خس و خاشاک کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایک ایک کر کے تمام اسلامی ممالک کو اپنی طاقت و مفادات کی قربان گاہ پر

چڑھایا جارہا ہے۔

گزشتہ صدی میں عالم اسلام نے برطانیہ اور فرانس کے استعمار سے بڑی جدو جہد کے بعد آزادی حاصل کرلی تھی تو اب نئی صدی میں یہ دوبارہ عالمی استعمار امریکہ کی زَد میں آچکا ہے اور ہر کوئی یہ جان رہا ہے کہ کل اس کی باری ہے لیکن کیا مجال کسی سمت سے کوئی صدائے حق' کوئی قلندرانہ احتجاج اور کسی جرأت رندانہ کا مظاہرہ کیا جارہا ہو۔ جمود و خوف اور شکست و بزدلی کا ایک بھیانک سناٹا ہے جو عالم اسلام پر چھایا جارہا ہے اور ظلم وعدوان کا ایک ایسا سیاہ طوفاں برپا ہے جس نے سب کی آنکھوں کو اندھا بنادیا ہے۔ الغرض پچپن اسلامی ممالک بھیڑوں کا ایسا ریوڑ بن چکا ہے جسے امریکی ظالم درندہ ایک ایک کرکے بھنبھوڑ رہا ہے لیکن اس کی خونی پیاس بڑھتی ہی چلی جارہی ہے اور اس کے ناخنوں اور جبڑوں میں تیزی پیدا ہوتی جارہی ہے۔ اگر یہی بزدلانہ اور خودغرضانہ رَوش جاری رہی تو شاید خاکم بدہن شام ڈھلے تک پورے کا پورا ریوڑ ہڑپ کیا جاچکا ہوگا۔

دوسری جانب کیوبا کے جزیرے پر امریکی فوجی کیمپ میں آج انسانی حقوق کا ''علمبردار'' اور جمہوریت کا ''چیمپئن'' جو کچھ معصوم مسلمان قیدیوں کے ساتھ برت رہا ہے اس پر یقیناً عصرِ حاضر بھی شرمندہ ہوگا۔ آسمان بھی خجالت محسوس کررہا ہوگا تاریخ بھی اپنا منہ چھپاتی پھر رہی ہوگی اور زمین بھی مارے شرم کے دھنستی چلی جارہی ہوگی۔ لیکن امریکہ کو اس وحشیانہ اور ظلم پر کوئی شرم' کوئی ندامت اور کوئی افسوس نہیں۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

دوسری طرف پوری دنیا اس بربریت اور ظلم پر لرز رہی ہے' تنقید و احتجاج اور اختلاف سے آسمان پھٹا جارہا ہے اور خود امریکی عوام اور ادارے دہائی دے رہے ہیں کہ یہ ظلم کا سلسلہ بند کیا جائے لیکن امریکہ مظالم کی دنیا میں نازیوں' چنگیزیوں' تاتاریوں اور دیگر ظالم اقوام کی صف میں اپنا نام اونچا کرنا چاہتا ہے اور اسے کسی سے کوئی خوف اور ڈر بھی محسوس نہیں ہورہا۔

لیکن کیا امریکہ کو یہ قوت' طاقت' تکبر و غرور اور زیروزبر کرنے کی صلاحیت ہمیشہ حاصل رہے گی؟ اور کیا وہ پوری دنیا پر ہمیشہ حکمرانی کرسکے گا؟ کیا زوال و شکست کا ابدی قانون معطل ہوگیا ہے؟ کیا تاریخ کا پہیہ جام ہوچکا ہے؟ اور کیا مکافاتِ عمل کا سلسلہ رک گیا ہے؟ کیا انتقام کا شرارہ بجھ چکا ہے؟ اور کیا دست قدرت کی طاقت العیاذ باللہ شل ہوگئی ہے؟ اور کیا عدل و انصاف کا ترازو ٹوٹ چکا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ بس ظلم کی رات بہت بیت چکی' زخموں سے خون بہت بہہ چکا' آنکھوں سے آنسو بہت گرچکے' دلوں سے دھواں بہت اٹھ چکا۔ اب اصل قدرت اور طاقت والی ذات کا انتقام شروع ہونے کو ہے۔ یہ تاریخ کا وطیرہ ہی نہیں ہے اور یہ قدرت کا قانون ہی نہیں کہ ہمیشہ طاقت اور عروج کسی ایک قوم کو حاصل ہو۔ تلک الایام نداولہا بین الناس (الآیۃ)

اسی قدیم سرزمین اور بوڑھے آسماں نے سکندرِ اعظم کا عروج بھی دیکھا اور زوال بھی' عاد و ثمود کی بلند ہمتی

اور ہنر مندی بھی اور ان کے محلات اور کھنڈرات بھی' فراعینہ کی طاقت وحکومت بھی دیکھی اور ان کی بے بسی بھی' تاتاریوں کی حیرت انگیز کامیابیاں بھی دیکھیں اور ان کا حشر بھی' آتش پرستوں (اہل فارس) کا طنطنہ بھی دیکھا اور بکھر جانا بھی' رومیوں کالازوال اقتدار بھی دیکھا اور ذلت اور رسوائی بھی' انگریزوں اور روسیوں کے پائے تخت کی وسعت بھی دیکھی اور ان کا سکڑنا بھی اور نازیوں کی محیر العقول فتح بھی دیکھی اور عبرت انگیز شکست بھی۔ جھوٹی خدائی اور ابدی طاقت وحشمت کے سارے دعویدار اپنی اپنی باری کر کے فنا کی بھینٹ چڑھ گئے۔ امریکی دیو استبداد کے یہ منحوس سائے اور اقتدار کا یہ بھتا سورج بھی انشاء اللہ غروب ہو کے رہے گا۔ طاقت کی شدت اور نشے کی زیادتی جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو اسی وقت کوئی نہ کوئی حادثہ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اب دیکھئے کہ اس کا انجام کتنا قریب اور خطرناک ہوگا۔ کیونکہ ان بطش ربک لشدید۔ المختصر حاکم حقیقی اور ابدی تو خدائے لم یزل ہی ہیں۔ قوموں کے عروج وزوال کی داستانوں سے لبریز کتاب اللہ ان مشکل حالات میں ہماری رہنمائی فرماتی ہے کہ:

ولقد نجینا بنی اسرائیل من العذاب المھین من فرعون انه کان عالیاً من المسرفین۔

---

## فلسطینی مجاہدہ کا قابل فخر کارنامہ

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

یوں تو عالم اسلام کی تاریخ سرفروشی' جاں سپاری' بہادری اور شجاعت کی رنگین داستانوں سے لبریز ہے لیکن گزشتہ ہفتے مقبوضہ بیت المقدس میں ایک فلسطینی ستائیس سالہ مجاہدہ ''وفا ایدریس'' نے اپنے جسم کے ساتھ انتہائی خطرناک اور وزنی بم باندھ کر سو سے زائد یہودیوں کو انتہائی زخمی اور دو کو ہلاک کر دیا۔ اور اس نے وفاشعاری اور جرأت وایثار کی ایسی داستان اپنے خون کی سرخی سے رقم کی کہ اس پر پورا عالم اسلام اور بالخصوص مسلم خواتین کے سر فخر سے بلند ہوگئے ہیں اور ہم جو عالم اسلام کے ناگفتہ بہ حالات سے کچھ ناامید اور بددل سے ہوگئے تھے اور امت مرحومہ کی خاکستر پر مرثیہ خوانی کر رہے تھے کہ اچانک ہی اسی خاکستر سے ایسی چنگاری شعلہ جوالا بن کر بھڑکی کہ ظالم و طاقتور دشمن اسرائیل کا غرور اور تکبر جلا کر راکھ کر ڈالا اور اس نے عالم کفر کو یہ پیغام دیا کہ ابھی عالم اسلام میں ایسی بہادر مائیں زندہ ہیں جو حضرت سمیہؓ' حضرت خولہؓ بنت ازور' حضرت ہندہؓ حضرت ام حکیمؓ حضرت اسماءؓ بنتِ ابی بکر' فاطمہ بنت عبداللہ اور لیلیٰ خالد کے نقش قدم پر چلنے والی بہادر بیٹیاں پیدا کر سکتی ہیں۔ ہماری بہادر بہن نے بھی اسلام اور شمع آزادی پر